میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو تحریک یا شخصیت اُن کے کام کی نہیں ہوتی اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان کا پیغام کم و بیش وہی ہے جو اسلام کا ہے۔ اس پیغام کی نشر و اشاعت میں اقبالؔ تمام عمر کوشاں رہے۔ اور بڑی حد تک انھوں نے اس جمود کو ختم کر دیا جس میں ہندی مسلمان ایک عرصہ سے مبتلا تھے۔ انھوں نے اپنی شاعری میں ان ہی اقدار کو زیادہ تر پیش کیا ہے جو خود اسلامی ہیں۔ غیر اسلامی خیالات، عجمی تصوّرات اور ہندی آب و رنگ کی قدم قدم پر مخالفت کی ہے۔ اس طرح اقبالؔ نے اپنی شاعری کے ذریعے اسلام کے احیاء کی سعی کی۔ اس سعی و کوشش میں انھیں جہاں سے جو کچھ ملا اسے لے لیا اور پیش کر دیا۔ اقبالؔ نے دنیا کی تقریباً تمام شخصیتوں اور تحریکوں سے کم و بیش اپنے مفید مطلب چیزیں اخذ کی ہیں اور ان کو ایک نیا آب و رنگ دے کر ان میں اپنا خونِ جگر ملا کر اور ان کی تزئین کر کے قوم کو اس سے فائدہ پہنچایا ہے۔ قوم نے اس کی پذیرائی کی ہے، اسے قبول کیا ہے، اس سے اثر پذیر ہوئی ہے اور اس کی بدولت اپنے صحیح مقام کو جاننے کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ یہ ہے اقبالؔ کا وہ عظیم کارنامہ جسے کسی بھی صورت میں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

غلامانِ اسلام

اسّی کے قریب ان صحابہ، تابعین، تبع تابعین، فقہا اور محدثین اور اربابِ کشف و کرامات اور اصحابِ علم و ادب کے سوانح حیات اور کمالات و فضائل بڑی تحقیق و تلاش سے جمع کئے گئے ہیں جنھوں نے غلام یا آزاد غلام ہونے کے باوجود ملت کی عظیم الشان خدمات انجام دیں جنھیں اسلامی سوسائٹی میں عظمت کی کرسی پر بٹھایا گیا اور جن کے علمی، مذہبی، تاریخی اور اسلامی کارنامے اس قدر شاندار اور روشن ہیں کہ اُن کی غلامی پر آزادی کو بھی رشک آتا ہے۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ایسی محققانہ دلچسپ اور معلومات سے بھرپور کتاب اس موضوع پر اب تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ تالیف مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم اے۔ دوسرا ایڈیشن صفحات ۴۰۸ بڑی تقطیع۔ قیمت پانچ روپے آٹھ آنے۔ مجلّد چھ روپے آٹھ آنے

مکتبۂ برہان۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی